سورة التوبه

آیات ۸۱ - ۸۹

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ
جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا
كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ
فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ
عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ
لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ
اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ
وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

وَاِذَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِهِ اسۡتَاۡذَنَكَ
اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُوۡا ذَرۡنَا نَكُنۡ مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوۡا بِاَنۡ
يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ
الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ ؕ وَاُولٰٓـئِكَ
لَهُمُ الۡخَيۡرٰتُ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ
مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٨٩﴾ ع

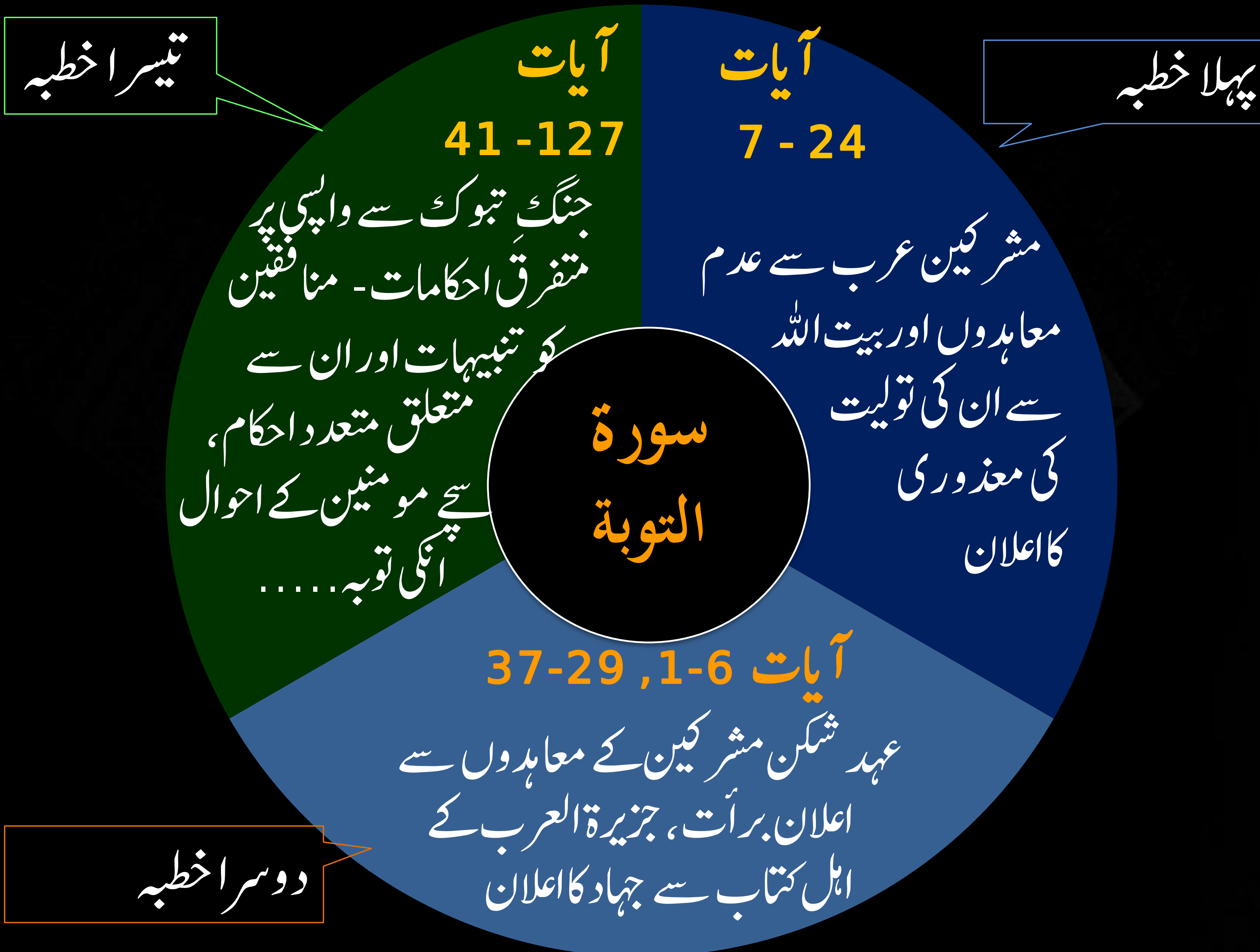
سورة التوبة
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم
معاہدوں اور بیت اللہ
سے ان کی تولیت
کی معذوری
کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے
اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے
اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر
متفرق احکامات - منافقین
کو تنبیہات اور ان سے
متعلق متعدد احکام،
سچے مومنین کے احوال
انکی توبہ.....

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ - خوش ہوئے پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ (خ ل ف)

خَلَّفَ يُخَلِّفُ ، تَخْلِيْفًا: پیچھے چھوڑنا، جانشین بنانا، وارث چھوڑنا (II)

مُخَلَّف: پیچھے چھوڑا ہوا (مفعول)	مُخَلِّف: پیچھے چھوڑنے والا (فاعل)

بِمَقْعَدِهِمْ - اپنے (گھروں میں) بیٹھ رہنے پر

مَقْعَد: بیٹھ رہنے کی جگہ

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - اللہ کے رسول کے پیچھے

وَ كَرِهُوْٓا - اور انھوں نے ناپسند کیا

اَنْ يُّجَاهِدُوْا - کہ وہ جہاد کریں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ - اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا - اور انھوں نے کہا نہ نکلو تم

فِي الْحَرِّ - گرمی میں

قُلْ - آپ کہہ دیجیے

نَارُ جَهَنَّمَ - جہنم کی آگ

اَشَدُّ حَرًّا - سب سے سخت ہے بلحاظ گرمی کے

لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ - کاش وہ لوگ سمجھ رکھتے

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ
نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ رسول اللہ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو کہہ دیں کہ دوزخ کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ سمجھ سکتے

Those who were left behind rejoiced at sitting still behind the messenger of Allah, and were averse to striving with their wealth and their lives in Allah's way. And they said: Go not forth in the heat! Say: The fire of hell is more intense of heat, if they but understood.

محمد اقبال

فَرِحَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ بِمَقۡعَدِهِمۡ خِلٰفَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوۡۤا اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ

منافقین کی ناعاقبت اندیشی

- **مخلفون** سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے جھوٹے عذرات پیش کرکے تبوک کی مہم میں شریک ہونے سے گریز کیا
- یہاں منافقین کی جہاد مخالف چالوں کی اور انھیں جہنم کی شدید ترین گرمی اور عذاب سے ڈرایا جارہاہے، کیونکہ یہ منافق رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چھوڑ کر گھروں میں بیٹھنے پر بہت خوش تھے اور دوسرے مخلص اہل ایمان جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک جہاد ہونے والے تھے ان کی حوصلہ شکنی کرتے اور انھیں گرمی کی شدت سے ڈرا کر پیچھے رہنے کی ترغیب دیتے
- انہیں بتایا جارہاہے کہ دنیا میں تو وہ گرمی سے جان بچا کر چھاؤں میں بیٹھ جائیں گے لیکن آخرت کی گرمی کا کیا علاج کریں گے۔ وہاں تو وہ دائماً آگ میں رہیں گے اور وہ آگ اس دنیا کی آگ سے ۷۰ گنا زیادہ شدت کی ہو گی

فَلۡيَضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّلۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾

فَلۡيَضۡحَكُوۡا - پس چاہیے کہ وہ لوگ ہنسیں (ض ح ك)

ضَحِكَ يَضْحَكُ ، ضِحْكًا وضَحْكًا : ہنسنا، تعجب کرنا، مذاق اڑانا

قَلِيۡلًا - تھوڑا

وَّلۡيَبۡكُوۡا - اور روئیں

بَکَی يَبْكِي ، بُكاءً: رونا، چیخنا

كَثِيۡرًا - زیادہ

جَزَآءًۢ - بدلے میں

بِمَا - اس کے جو

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ - وہ کماتے تھے

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾

اب چاہیے کہ یہ لوگ ہنسنا کم کریں اور روئیں زیادہ، اس
لیے کہ جو بدی یہ کماتے رہے ہیں اس کی جزا ایسی ہی ہے
(کہ انہیں اس پر رونا چاہیے)

Let them laugh a little: much will they weep: a recompense for the (evil) that they do.

محمد اقبال

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

عمل اور جزا دونوں سامنے

- ان منافقین نے موسم کی گرمی سے بھاگ کر جہنم کی آگ کو اپنا مقدر بنایا ہے تو اب اس کی پاداش میں انہیں چاہیے کہ یہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ
- منافقین نے جہاد فی سبیل اللہ سے پیچھے رہ کر اپنے لیے خود ہی پھانسی کا پھندا تجویز کیا ہے جو ان کے اعمال کی پاداش میں یقیناً ان کے گلے کا طوق بننے والا ہے
- لیکن یہ فہم و بصیرت سے عاری ہو چکے ہیں اس وجہ سے اپنی اس شامت اور بدبختی پر خوش ہیں گویا انہوں نے کوئی بڑا تیر مارا ہے
- جس کے اندر بصیرت ہو وہ اس دنیا میں اپنے عمل کے آئینے میں اپنی جزا کو بھی دیکھ لیتا ہے اور اس پر اس کا اثر بھی وہی پڑتا جو پڑنا چاہیے لیکن اندھے بہرے لوگ اس سے محروم رہتے ہیں

فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلۡ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا

فَاِنۡ - پس اگر

رَّجَعَكَ اللّٰهُ - لوٹائے آپ کو اللہ

اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ - کسی گروہ کی طرف ان میں سے

فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ - پھر وہ اجازت مانگیں آپ سے

اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ ، اِسْتِئذَانًا

اجازت طلب کرنا (X)

لِلۡخُرُوۡجِ - نکلنے کے لئے

فَقُلۡ - تو آپ کہیں

لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا - تم ہر گز نہ نکلو

مَعِىَ اَبَدًا - میرے ساتھ کبھی بھی

وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾

وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا - اور تم ہرگز جنگ مت کرو

مَعِىَ عَدُوًّا - میرے ساتھ (مل کر) کسی دشمن سے

اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ - بیشک تم راضی ہوئے

بِالۡقُعُوۡدِ - بیٹھ رہنے پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ - پہلی مرتبہ

فَاقۡعُدُوۡا - پس تم لوگ بیٹھو

مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ - پیچھے رہنے والوں کے ساتھ

فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلْ لَّنۡ
تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ
اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ ۝٨٣

اگر اللہ ان کے درمیان تمہیں واپس لے جائے اور آئندہ ان میں سے کوئی گروہ جہاد کے لیے نکلنے کی تم سے اجازت مانگے تو صاف کہہ دینا کہ، "اب تم میرے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے اور نہ میری معیت میں کسی دشمن سے لڑ سکتے ہو، تم نے پہلے بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا تو اب گھر بیٹھنے والوں ہی کے ساتھ بیٹھے رہو"

If, then, Allah bring you back to any of them, and they ask your permission to come out (with you), say: "Never shall you come out with me, nor fight an enemy with me: for you preferred to sit inactive on the first occasion: Then sit you (now) with those who lag behind."

محمد اقبال

فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا

منافقین، اسلامی اجتماعیت سے الگ ایک ٹولہ

- یہ جو لوگ ضرورت کے وقت پیچھے ہٹتے ہیں، آسودگی کے وقت بڑھ چڑھ کر آگے آنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس آیت میں حکم ہوا ہے کہ ایسے لوگوں کو کوئی ایسا موقع نہ دیں کہ وہ اپنے نفاق پر پردہ ڈال سکیں
- انہیں آئندہ ہمیشہ کے لیے مایوس کر دیا جائے کہ یہ آپ ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے کبھی نہیں جا سکتے - کیوں؟
- اسلام کو برپا کرنے والے اجتماعیت کو نہایت ہی سلیم الفطرت اور راست باز لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے، جن کے ارادے مصمم ہوں، جو مشکلات کو انگیز کرنے والے ہوں، دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونے والے ہوں اور ایک طویل اور پر مشقت جدوجہد کے لیے تیار ہوں۔ اس جماعت کے اندر اس کی جڑیں کاٹنے والوں اور ان کے نصب العین پہ یقین نہ رکھنے والوں کو اس اجتماعیت کا حصہ نہ ہونا چاہیے

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ

وَلَا تُصَلِّ - اور آپ نماز نہ پڑھیں

عَلٰۤى اَحَدٍ - کسی ایک پر

مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا - ان میں سے جو مر جائے کبھی بھی

وَّلَا تَقُمْ - اور نہ کھڑے ہوں

عَلٰى قَبْرِهٖ - اس کی قبر پر

قبر پر کھڑے ہونے کا مطلب صاحب قبر کے لیے دعائے استغفار کرنا ہے

اِنَّهُمْ كَفَرُوْا - بیشک انھوں نے ناشکری

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ - اللہ کی اور اس کے رسول کی

وَ مَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ - اور وہ مرے اس حال میں کہ وہ نافرمان تھے

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ
اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾

اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے

Nor do thou ever pray for any of them that dies, nor stand at his grave; for they rejected Allah and His Messenger, and died in a state of perverse rebellion.

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ

منافقین سے آخری قطع تعلق

- گذشتہ متعدد آیات میں نبی کریم ﷺ کو منافقین پر سختی کی تاکید کی گئی ہے اور اس سختی کے کئی مظاہر کا ذکر بھی آچکا
- یہ آیت کریمہ اس حکم کا آخری اور سخت ترین مظہر ہے
- اسلامی اجتماعیت میں آس پاس کے لوگوں کے ساتھ تعلق، ان کی رفاقت و محبت کا حصار، زندگی میں ان کا دستِ و بازو ہونا اور موت پر تکفین و تدفین میں شرکت اور اس غم میں شراکت حقیقی رشتوں سے بھی بڑھ کر
- یہ سارے ناطے اور رشتے ایک ایک کرکے کاٹ دیئے گئے ہیں، آخری رشتہ دعائے استغفار یعنی نماز جنازہ تھی۔ اس سے بھی منع کر دیا گیا
- اس آیت کا پس منظر......

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا.....

وَلَا تُعۡجِبۡكَ -اور نہ حیرت میں ڈالیں آپ کو

اَمۡوَالُهُمۡ وَ اَوۡلَادُهُمۡ - ان کے اموال اور ان کی اولاد

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ - اللہ تو چاہتا ہے

اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا - کہ وہ عذاب دے اُن کو اِن سے

فِى الدُّنۡيَا - دنیا میں

وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ - اور نکلیں ان کی جانیں

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ - اس حال میں کہ وہ ہوں کفر کرنے والے

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ
بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

ان کی مالداری اور ان کی کثرت اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اللہ
نے تو ارادہ کر لیا ہے کہ اِس مال و اولاد کے ذریعہ سے ان کو اسی دنیا
میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں

Nor let their wealth nor their (following in) sons dazzle you: Allah's plan is to punish them with these things in this world, and that their souls may perish in their (very) denial of Allah.

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا.....

مسلمانوں سے خطاب

- یہ آیت اسی سورت میں ۵۵ نمبر پر معمولی فرق کے ساتھ پہلے بھی آچکی ہے، اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے دوبارہ لایا گیا ہے۔
- خطاب اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے لیکن حقیقت میں مسلمان اس کے مخاطب ہیں
- کہ تم منافقین کی کثرت مال اور کثرت اولاد کو دیکھ کر اس گمان میں مبتلا نہ ہو نا کہ یہ لوگ چونکہ دنیا میں خوشحال بھی ہیں اور کثرت اولاد کی وجہ سے طاقتور بھی تو یہ لوگ اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہیں۔ ان کی دنیا اچھی ہے تو یقیناً یہ آخرت میں بھی پسندیدہ ٹھہرائے جائیں گے اور انھیں جنت میں رکھا جائے گا
- جان رکھو کثرت مال اور کثرت اولاد در حقیقت آزمائش ہیں۔ بیشتر لوگ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر ایمان تک سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا مال ان کے لیے وبال اور ان کی اولاد موجب ہلاکت بن جاتی ہے - یہی حال ان منافقین کا ہے

وَاِذَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِهِ اسۡتَاۡذَنَكَ....

وَاِذَآ اُنۡزِلَتۡ - اور جب کبھی اتاری جاتی ہے

سُوۡرَةٌ - کوئی سورت

اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ - کہ ایمان لاؤ اللہ پر

وَجَاهِدُوۡا - اور جہاد کرو

مَعَ رَسُوۡلِهِ - اس کے رسول کے ساتھ (مل کر)

اسۡتَاۡذَنَكَ - تو اجازت مانگتے ہیں آپ سے

أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

أُولُوا الطَّوْلِ - دولت والے

طَالَ يَطُول ، طُولاً : لمبا ہونا، مہربانی کرنا، انعام دینا

طَول (قرآن میں) : طویل، وسعت ، مقدرت ، اللہ کا فضل اور احسان

اردو میں : طویل، طوالت ، طولانی، طویلہ (لمبی رسی، گھوڑوں کو باندھنے کیلیے

أُولُوا (اور أُولی بھی) : (والے) ، جمع کے لیے آتا ہے ، اس کا واحد ذُو

مِنْهُمْ وَقَالُوْا - ان میں سے اور کہتے ہیں

ذَرْنَا - آپ چھوڑدیں ہم کو

نَكُنْ - ہم ہو جائیں

مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ - بیٹھنے والوں کے ساتھ

وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُوا بِاللّٰهِ وَجَٰهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ
ٱسْتَـْٔذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَٰعِدِينَ ٨٦

جب کبھی کوئی سورۃ اس مضمون کی نازل ہوئی کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول
کے ساتھ جہاد کرو تو تم نے دیکھا کہ جو لوگ ان میں سے صاحب مقدرت تھے
وہی تم سے درخواست کرنے لگے کہ انہیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا
جائے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دیجیے کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں

When a Sura comes down, enjoining them to believe in Allah and to strive and fight along with His Messenger, those with wealth and influence among them ask thee for exemption, and say: "Leave us (behind): we would be with those who sit (at home)."

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ....

- **سورۃ سے مراد**- سورۃ کا لفظ ممکن ہے "سورۃ" ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہو اور اس کا بھی امکان ہے کہ اس سے سورۃ کا کوئی حصہ یا ٹکڑا مراد ہو
- **ایمان سے مراد**- سورۃ کے بعد اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ پر قرینہ شاہد ہے کہ اس سے مراد صرف اللہ کو مان لینا نہیں بلکہ ایمان کا حقیقی اور کامل معنی مراد ہے۔
- **یہاں دو مزاجوں کا ذکر**۔ ایک ہے مزاج نفاق، کمزوری اور ذلت کا۔ اس مزاج کی منصوبہ بندی چالاکی، پیچھے رہ جانے اور ذلت قبول کرنے کے خطوط پر ہوتی ہے

یہ دین کی پکار پر آگے نہیں بڑھتے، اس طرح اللہ کی نعمتوں کا شکرادا نہیں کرتے بلکہ ذلت، شرمندگی کی روش اختیار کرتے ہیں، عورتوں اور معذوروں کے ساتھ بیٹھے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی عزت اور اپنے مقام کی مدافعت نہیں کرتے

دوسرا مزاج ہے ایمان، قوت آزمائش کا۔ اس مزاج کی منصوبہ بندی استقامت، خرچ اور عزت و شرف کے حصول اور اللہ کی رضا کے لیے ہوتی ہے۔

رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۸۷﴾

رَضُوۡا - وہ راضی ہوئے

بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا - اس پر کہ وہ ہوں

مَعَ الۡخَوَالِفِ - پیچھے رہنے والوں کے ساتھ

وَ طُبِعَ - اور چھاپ لگائی گئی

عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ - ان کے دلوں پر

فَہُمۡ - سو وہ

لَا یَفۡقَہُوۡنَ - سوجھ بوجھ نہیں رکھتے

رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ
لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾

ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا، اس لیے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا

They prefer to be with (the women), who remain behind (at home): their hearts are sealed and so they understand not.

رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۸۷﴾

اختیاری رویوں کی قیمت

- یہ بڑی شرم کے قابل بات ہے کہ اچھے خاصے ہٹے کٹے، تندرست، صاحب مقدرت لوگ، ایمان کا دعویٰ رکھنے کے باوجود کام کا وقت آنے پر میدان میں نکلنے کے بجائے گھروں میں گھس بیٹھیں اور عورتوں میں جا شامل ہوں
- ان لوگوں نے خود جان بوجھ کر اپنے لیے یہی رویہ پسند کیا تھا اس لیے قانون فطرت کے مطابق ان سے وہ پاکیزہ احساسات چھین لیے گئے جن کی بدولت آدمی ایسے ذلیل اطوار اختیار کرنے میں شرم محسوس کیا کرتا ہے۔
- ذلت کے لیے بھی قیمت ادا کرنا ہوتی ہے اور عزت و شرف کے لیے بھی انسان کو قیمت دینا ہوتی ہے۔
- اگر یہ منافقین سمجھتے تو اس حقیقت کو پا لیتے کہ جہاد میں قوت، عزت اور باعزت زندگی کا راز ہے اور جہاد سے پیچھے رہنے میں کمزوری ذلت اور ذلت کی موت ہے۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۚ

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ - لیکن رسول

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ - اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ

جٰهَدُوْا - جہاد کرتے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ - اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے

وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ - اور وہ لوگ ہیں جن کے لئے بھلائیاں ہیں

وَ اُولٰٓىِٕكَ - اور وہ لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - ہی فلاح پانے والے ہیں

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸

لیکن رسولؐ نے اور ان لوگوں نے جو رسولؐ کے ساتھ ایمان
لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور اب ساری بھلائیاں
انہی کے لیے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں

But the Messenger, and those who believe with him, strive and fight with their wealth and their persons: for them are (all) good things: and it is they who will prosper.

محمد اقبال

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾

اَعَدَّ اللّٰهُ - تیار کئے اللہ نے

لَهُمْ جَنّٰتٍ - ان کے لئے ایسے باغات

تَجْرِىْ - بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - جن کے نیچے سے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے ان میں

ذٰلِكَ - یہ ہے

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - عظیم کامیابی

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾

اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ ہے عظیم الشان کامیابی

Allah hath prepared for them gardens under which rivers flow, to dwell therein: that is the supreme felicity.

محمد اقبال

لٰكِنِ الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ ‌ؕ وَ اُولٰٓٮِٕكَ لَهُمُ الۡخَيۡرٰتُ‌ ۚ ......

دوسرے کردار کے لوگ - اللہ کو محبوب اہل ایمان

- رسولؐ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے وہ دوسرے طرز کے لوگ تھے
- انہوں نے ایمان کے تقاضے پورے کیے اور نظریات کی قیمت ادا کی اور وہ عزت کمائی جو بیٹھنے والے نہ کما سکے۔
- یہی لوگ ہیں جو اس زمین کی کریم ہیں۔ اپنی جان، مال، صلاحیتیں، وقت اور سب متاعِ حیات اللہ، اس کے رسول اور دین کی سربلندی کے لیے سود وزیاں کے اندیشوں سے آگے نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں
- یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بھلائیاں ہیں، راحتیں ہیں، عزتیں ہیں اور دنیا وآخرت میں فلاح وکامرانی ہے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں ہیں۔ جن میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور وہیں اللہ کی رضا اور قرب سے نوازے جائیں گے۔ (اللھم جعلنا منھم ۔ آمین)

ان آیات اور پچھلے چند اسباق کی آیات کی روشنی میں

تھوڑا سا غور و فکر کریں !

- اللہ تعالیٰ کے شدید غضب کے مصداق کون لوگ ؟
- وہ کن منفی خصوصیات کی وجہ سے اس کے مستحق بنے ؟
- اللہ کی خوشنودی و رضا اور بھلائیوں کا وعدہ کن لوگوں سے ؟
- ان دونوں مقامات میں دین (الاسلام) کا تعلق کیا ہے ؟
- میں دونوں میں سے کس گروہ کے ساتھ انجام کا خواہشمند ؟
- خواہش سے بڑھ کر اس کے لیے کچھ کیا بھی ہے ؟